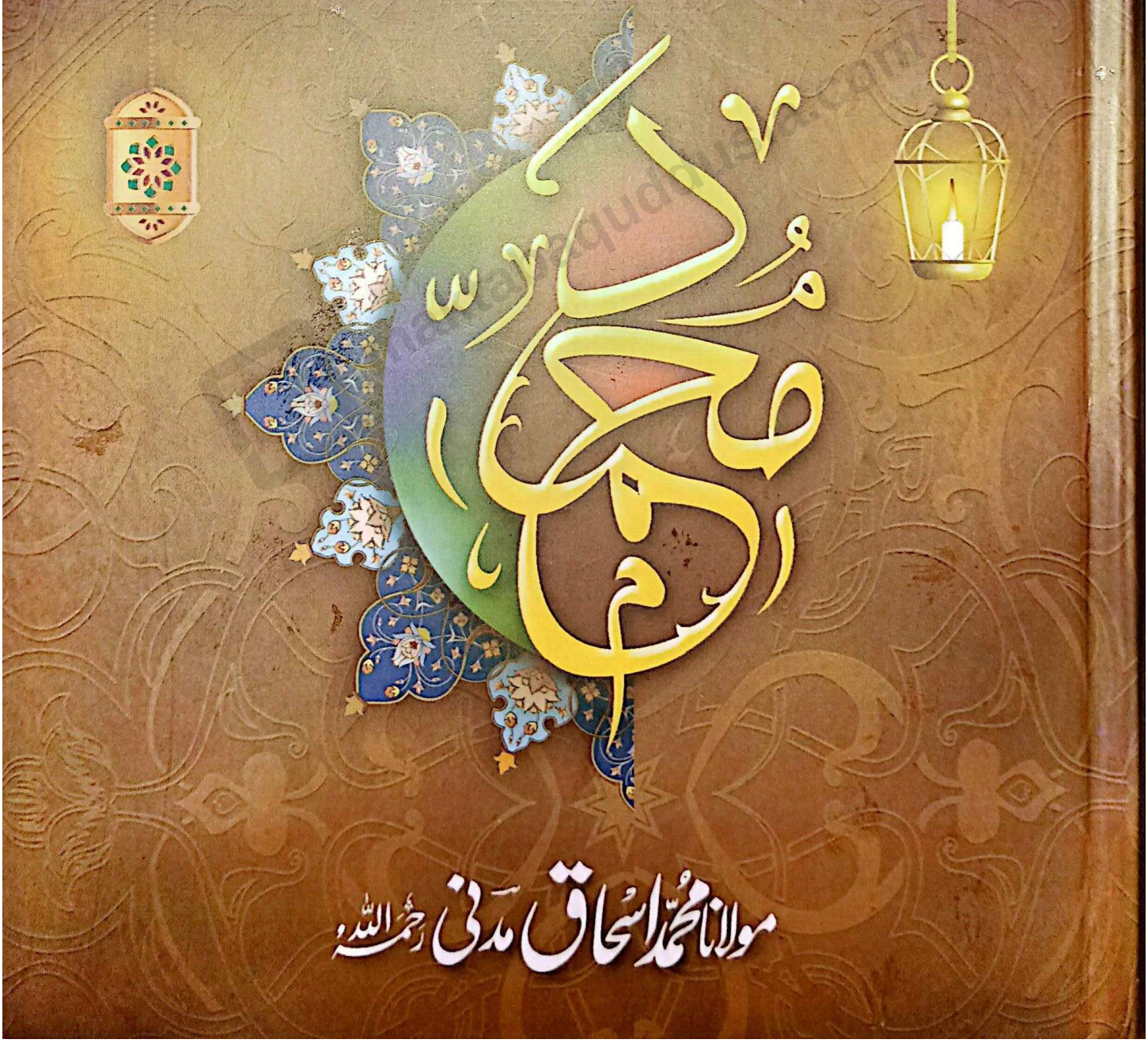
سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم



مولانا محمد اسحاق مدنی رحمہ اللہ



سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مولانا محمد اسحاق مدنی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر ریختہ پبلی کیشنز اُردو بازار لاہور۔ پاکستان

rekhtapublication@gmail.com
Tel: 0321-1788887, 0312-4477523
Ph: 042-37321214

maktabaqudus.com

فہرست مضامین

	محقق العصر مولانا محمد اسحاق رحمۃ اللہ علیہ	5
	مقامِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	11
	عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	17
	عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تقاضے	30
	بشریتِ انبیاء علیہم السلام	43
	ولادت اور میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	54
	معراج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (1)	67
	معراج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (2)	93
	حاضر و ناظر	103
	شانِ مدینہ	119
	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک اعتراض کا جواب	140
	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرض کے واقعات	157
	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جادو اور زہر کا اثر	168
	وفات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	181
	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ردِ عمل	196
	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تجہیز و تکفین	214
	انتخاب خلافت	227

maktabaqudusia.com

CamScanner

	جیشِ اسامہ رضی اللہ عنہ کی روانگی	243
	حدیث قرطاس	256
	جاگیر فدک	266
	قبر پرستی اور سماع موتی	281
	میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شرعی حیثیت	297
	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری شب و روز	309
	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آخری وصیت	331

maktabaquddusia.com

مقامِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

رُسُلًا مُّبَشِّرِیْنَ وَ مُنْذِرِیْنَ لِئَلَّا یَکُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَی اللّٰہِ حُجَّۃٌ بَعْدَ الرُّسُلِ ط وَکَانَ اللّٰہُ عَزِیْزًا حَکِیْمًا ○ (سورۃ النساء آیت 165)

''سب پیغمبروں کو اللہ نے خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا تھا تا کہ پیغمبروں کے بعد لوگوں کو اللہ پر الزام کا موقع نہ رہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو تخلیق کرنے کے بعد بے لگام نہیں چھوڑا۔ ایسی مخلوق جسے سوچ سمجھ اور اختیار دیا گیا تھا انہیں اس طرح چھوڑ دینے کا مطلب تو یہ ہوتا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک عبث کام کیا جس کا ظہور کسی حکیم اور دانا ہستی سے بعید ہے یہ اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق نہ تھا۔

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں جو پہلا انسان بھیجا اسے منصب نبوت سے نوازا تا کہ وہ لوگوں کو خبردار کرے کہ جس مالک نے انہیں اس دنیا میں بھیجا ہے اس کا ایک پروگرام ہے تمہیں اس دنیا میں بڑی مختصر مدت کے لئے بھیجا ہے تا کہ تمہیں آزمائے اس نے ایک یوم میزان مقرر کیا ہے اس دن تمہارے تمام اعمال تولے جائیں گے۔ جس کا نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگا وہ جنت میں جائے گا اور یہ اس کا مستقل ٹھکانہ ہوگا دوسری صورت میں ابدی جہنم ہے۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ التین میں فرمایا:

فَمَا یُکَذِّبُکَ بَعْدُ بِالدِّیْنِ ○ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَحْکَمِ الْحٰکِمِیْنَ ○

''اے آدم زاد تو کیوں یومِ جزاء کو جھٹلاتا ہے۔ کیا اللہ سب حاکموں سے بڑا حاکم نہیں؟۔''

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی حکومت کا ذکر کیا ہے، جب ہم اس دنیا کے چھوٹے چھوٹے حاکموں سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ انصاف کریں مجرموں کو سزا دیں اور اچھا کام کرنے والوں کو انعام دیں، حالانکہ ان کے پاس سو فیصد انصاف کرنے کے وسائل موجود نہیں ہیں، تو پھر اللہ تعالیٰ سے اس بات کی توقع رکھنا تو بہت زیادہ ضروری ہے، کیونکہ اس کے پاس یہ انتظام بھی موجود ہے کہ وہ مکمل انصاف کر سکے، کیونکہ وہ تمام حالات سے باخبر ہے کیا اس کے بارے میں یہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ وہ انصاف نہیں کرے گا۔ کیا تم اس کے بارے میں یہ توقع رکھتے ہو کہ کیا وہ نیک اور بد کو ایک جیسا کر دے گا۔ اس دنیا میں بدترین افعال کے مرتکب اور نیک کام کرنے والے مر کر مٹی ہو جائیں گے اور کسی کو نہ تو بداعمالیوں کی سزا ملے اور نہ حسن عمل کی جزا۔

اس انتظام کے لئے یہ لازم تھا کہ اللہ تعالیٰ عدالت لگانے سے پہلے لوگوں کو خبردار کر دے کہ جرم کرنے والوں کو سزا ملے گی اور نیک کام کرنے والوں کو انعام ملے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اس ذمہ داری سے عہدہ برا ہونے کا اعلان سورۂ نساء کی اس آیت میں کیا ہے جو اس خطبہ کے آغاز میں نقل کی گئی ہے، جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''میں نے پیغمبر بھیج کر حجت تمام کر دی اُنہوں نے لوگوں کو خوش خبریاں بھی سنائیں کہ تم نیک کام کرو گے تو اس دنیا میں بھی سرخرو ہو گے اور آخرت میں بھی تمہیں بہترین ٹھکانہ ملے گا اور اس بات سے بھی خبردار کیا کہ اگر بُرے کام کرو گے تو دنیا میں بھی ذلیل و رسوا ہو گے اور آخرت میں بھی ایسے لوگوں کا ابدی ٹھکانہ جہنم ہوگا۔''

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے سے لے کر سرورِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک لگاتار

بے شمار انبیاء علیہم السلام مبعوث فرمائے، ہر علاقے میں بھیجے۔ انہوں نے ان لوگوں کی زبان میں تبلیغ کی تا کہ روزِ قیامت کسی کو یہ کہنے کا بہانہ نہ ملے کہ ہمیں خبر ہی نہیں ہوئی۔ اس دنیا میں لوگوں نے منصب نبوت کے حاملین کے لئے افراط وتفریظ کا رویہ اپنایا۔ کچھ لوگوں نے انہیں اتنا بلند کیا کہ اللہ کے برابر کر دیا اور کچھ اُمتوں نے انہیں اتنا گرایا کہ انہیں اعلیٰ کردار کے انسان بھی نہ رہنے دیا۔ یہ رویہ مسلمانوں سے بالکل متصل امتوں یہود و نصاریٰ نے اپنایا۔ یہودیوں نے ان ہستیوں کے ذمہ جنہیں اللہ نے رہبر اور ہادی بنا کر بھیجا تھا ایسے کام لگائے کہ انہیں شریف آدمی بھی نہ رہنے دیا۔ آپ بائبل کا مطالعہ کریں کونسا فعل قبیح ہے جو ان مقدس ہستیوں کے ذمہ نہیں لگایا۔ حضرت لوط علیہ السلام کے بارے میں لکھا کہ ان کی بیٹیوں نے باپ کو شراب پلائی جس کے بعد باپ نے ان سے زنا کیا۔ دوسری طرف کچھ لوگوں نے ان کے بارے میں غلو کیا اور انہیں انسان ماننے سے انکار کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کی امت کے لئے فرمایا کہ نبی اور رسول تمہارے لئے اسوۂ اور نمونہ ہیں۔

مولانا قاسم علی ناتوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس سلسلہ میں بڑی پیاری مثال دی ہے کہ کوئی آدمی درزی کے پاس جائے اور اسے کپڑا سینے کے لئے دے اور ساتھ ہی نمونہ بھی دے کہ اس جیسی قمیض سی دے لیکن درزی اپنی مرضی سے اس پر بہت پھول بُوٹے تو کاڑھ لے لیکن قمیض نمونے کے مطابق تیار نہ کرے تو وہ آدمی اسے قبول نہیں کرے گا، کیونکہ قمیض اس کے نمونے کے مطابق نہیں بنی۔

انبیاء علیہم السلام بھی لوگوں کے لئے ماڈل تھے تا کہ لوگ ان کی پیروی کریں۔ اللہ تعالیٰ دوسرے لوگوں کو بھی ان جیسے انسان دیکھنا چاہتا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے انہی جیسے ایک آدمی کو منصب نبوت پر فائز کیا جو ان کے سامنے پیدا ہوا اور انہی لوگوں کی طرح کھاتا پیتا تھا تا کہ روزِ قیامت کوئی یہ بہانہ نہ کر سکے کہ وہ کونسا ہم جیسا انسان تھا۔ مسلمانوں نے رسول

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ یہی سلوک کیا۔ جھوٹی روایات کا طومار لگا دیا جس سے یہ ثابت کیا جا سکے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بشر ہی نہیں تھے تا کہ ان کی پیروی سے جان چھوٹ جائے۔

ایک لطیفہ بہت مشہور ہے جو ایسے لوگوں کی نفسیات کا عکاس ہے۔ ایک مولوی صاحب کسی گاؤں میں تقریر کرنے لے لئے گئے، وہاں انہوں نے سیرت نبوی پر تقریر کی جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سادہ معیشت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ آپ کو جو بھی ملتا کھا لیتے۔ کدو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاص طور پر بہت پسند تھا۔ جس سالن میں کدو ہوتا اس میں سے چن چن کر کدو کھاتے۔ لوگ مولوی صاحب کے عشق رسول ست بہت متاثر ہوئے۔ منتظمین نے مولوی صاحب کے لئے کدو کا سالن تیار کروایا۔ کھانا لا کر مولوی صاحب کے سامنے رکھا گیا۔ اس میں گوشت اور حلوہ شامل نہ دیکھ کر مولوی صاحب سمجھ گئے کہ تقریر نے پھنسوا دیا۔ انہوں نے کدو کا سالن دیکھ کر زار و قطار رونا شروع کر دیا لوگوں نے رونے کا سبب دریافت کیا تو مولوی صاحب نے کہا کہ میں اس لئے رو یا ہوں کہ تم لوگوں نے نبیوں کا کھانا مجھ جیسے گناہ گار کے سامنے رکھ دیا۔

لوگ اسی لئے نبی کو بشر ماننے کے لئے تیار نہیں تا کہ اس کی پیروی سے جان چھوٹ جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشریت سے انکار کے سلسلے میں بہت سی باتیں گھڑی گئی ہیں جن میں ایک بات یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سایہ نہیں تھا۔ یہ بات بلا تحقیق لوگ اپنی کتابوں میں لکھتے رہتے ہیں اور یہ روایتیں شیعہ سنی دونوں کی کتابوں میں موجود ہیں۔

شیعوں کی حدیث کی سب سے مستند کتاب ''اصول کافی'' (مرآۃ القول باب مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلد پنجم) میں حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ روایت درج ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تین ایسی خصوصیات تھیں جو اور لوگوں میں نہیں تھیں جن میں ایک یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سایہ نہیں تھا۔ مشہور شیعہ محدث علامہ مجلسی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

اہل سنت میں مفتی محمد شفیع صاحب نے اپنی کتاب ''القول المقبول فی ظل الرسول'' میں تمام روایتیں یکجا کر دی ہیں، ان تمام روایتوں پر بحث کی ہے، ان میں سب سے بڑی خامی یہ ہے کہ کسی بھی روایت میں صحابی رسول کا نام موجود نہیں۔

ذکوان سے روایت کرنے والا عبدالرحمن بن قیس کذاب ہے، وہ جھوٹی روایتیں گھڑتا تھا۔

اللہ تعالیٰ سورۂ ابراہیم میں فرماتا ہے: حضرت نوح علیہ السلام سے لے کر جتنے بھی انبیاء آئے ان کی امتوں نے یہی کہا کہ تم ہمارے جیسے آدمی ہو۔ رسولوں نے ان کی بات کا بُرا نہیں منایا بلکہ یہی کہا:

قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ إِنْ نَّحْنُ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَمُنُّ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۖ (سورۃ ابراہیم۔ آیت 11)

''ان سے ان کے رسولوں نے یہی کہا کہ ہاں ہم تمہاری ہی طرح کے بشر ہیں البتہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے نبوت کا احسان فرماتا ہے۔''

شیعوں کا عقیدہ ہے کہ ہمارے بارہ اماموں کا بھی سایہ نہیں تھا۔ میرے ایک دوست نے مشہور شیعہ عالم مفتی محمد حسین کو خط لکھا کہ تمہارا یہ عقیدہ ہے کہ اماموں کا سایہ نہیں ہوتا؟ کافی میں ایسی روایتیں موجود ہیں کہ ائمہ اہل بیت میں سے کئی لوگوں کا امامت کے بارے میں جھگڑا ہوا، دونوں کا دعویٰ یہ تھا کہ میں امام ہوں۔

اگر سایہ نہ ہونے والی بات درست ہوتی تو امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ محمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ سے کہتے چچا جان اس میں جھگڑنے کی کیا بات ہے سایہ دیکھ لیتے ہیں۔ جس کا سایہ نہیں ہے وہی امام ہوگا۔ مفتی صاحب کو اور تو کوئی جواب نہ سوجھا انہوں نے لکھ دیا کہ تم لوگ بھی یہ عقیدہ رکھتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سایہ نہیں تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی